Lesson No 102 Root Words (25-37)

مواطن ← وطن ⇐ زمین کی ایک قسم ← جہاں آپ ٹھہرے سکون پذیر ہو جائیں۔ چاہے آپ وہاں پیدا ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں۔ لڑائی کیلئے

میدان ← اس جگہ کو بھی جہاں سے گھوڑے دوڑ کیلئے چھوڑے جاتے ہیں۔

حنین ← حنن ⇐ مہربان، وہ دن جب اللہ مہربان ہوا تھا۔ حنان

اعجبتکم ← عجب ⇐ کسی چیز کا اچھا لگنا۔ بھلی لگنا عجیب ہونا۔

تغن ← غنی ← بے نیاز۔ غنی

ضاقت ← ضیق ← جگہ کی تنگی کیلئے opposite

رحبت ← رحب ← جگہ کی کشادگی کیلئے، مرحبا

لفسھو ← کھل کر کسی کیلئے جگہ بنانا

جنودا ← جند ← لشکر جنجی ایک سپاہی

نجس ← گندگی کیلئے - وہ گندگی جو آنکھ، ناک، کان۔ وہ بھی مراد ہے یعنی ظاہری عقل سے دیکھی جانے والی یعنی حسی

ظاہری ← شراب
معنوی ← غسل جنابت
حسی ← عقائد +

کفار میں تینوں طرح کی نجس پائی جاتی ہے

عامھم ← عام ← سال سنۃ ← اونگھ، سال ← سنین ← خشک سالی والا سال

وسعت فراوانی والا سال، خیر و عافیت والا سال

CamScanner

مومنین کا مسلمین ← ایک حالت سے دوسری حالت کا بدلنا

حج ← حج کا بار بار آنا اور اسکو بھی سال کے طور پر استعمال کرتے تھے۔
حضرت موسی کو حضرت شعیب نے کہا تھا وہاں حج کا لفظ
استعمال ہے۔

عیال ← وہ افراد

عیلۃ ← عیل ← تنگدستی ، بوجھ وہ چیز جو انسان کو بوجھل کر دیتا اور
عول ، اسکو بوجھ کے نیچے دب جائے۔
وہ محتاجی جو عیال کی وجہ سے ہو۔
فقر ، املاک ، لحث ، ...

یدینون ← دین ← ادھار ، لین دین کرنا۔ قیامت کو بھی۔
آخرت کو بھی ، آپس میں ... کرنا۔ کسی ریاست کے طریقے کو بھی۔

جزیۃ ← جزا ← بدلہ لینا ، کام آنا۔ جزیہ ← وہ پیسہ / بدلہ
امن امان کا جو ذمیوں کو اسلامی حکومت انکی جان امال کی
دیتی ہے ادا کرتی ہے۔

ید ← یدی ← ہاتھ ، غلبہ ، قوت۔

بافواھھم ← فوہ ← منہ سے نکلی ہوئی بات۔ بہتان سے افواہ

یضاھئون ← ضھی ← شکل و صورت بیان عادت میں ہم آہنگی

احبارھم ← حبر ← (1) ایسے شخص کو جو خوبصورتی سے بات پیش کرنے کا
ہنر رکھتا ہو۔ (2) ایسے کپڑے جو خوبصورتی دیں۔ (3) لکھائی جو
نقش و نگار بنائیں۔

یطفئوا ← طفا ← (1) آگ کا بجھانا۔ (3) نفر ← کسی بجنے والی بیان خالی
(2) نفث ← جھاڑ پھونک (جادو ٹونا) ، چیز پر پھونک مارنا۔
نفخ ← جیسے جسم میں پھونک مارنا۔

یکنزون ← کنز ← پوشیدہ مال کثرت۔ قنطار ← کثرت مال کی
خزانہ ← ایسا کثرت میں مال جسکی حفاظت
کیلئے کوئی سیکورٹی متعارف ہو۔

یحمیٰ ← حمی ← بھڑکانا - تاپنا، گرم کرنا۔ حمیٰ ← گرمی پہنچانا

فتکویٰ ← کوی، کوا ← لوہے یا کسی دوسری دھات کو آگ پر رکھ کر

سرخ کرنا اور جلد پر رکھ کر داغنا + جلد کا وہ حصہ جلا دینا۔

کوایہ ← وہ ہتھیار جو داغنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

جباھھم ← جبھۃ ← پیشانی کا درمیانی حصہ ← جبین

جبین ← پیشانی کی ایک طرف دائیں / بائیں۔

النسیٓء ← نسی انسأ ← پیچھے ڈالنا - مؤخر کرنا - پیچھے ہٹا دینا۔

نسی کا قانون ← اہل مکہ کی جاہلانہ رسم ← جنگ کرنا چاہتے تو

کسی حرام مہینے کو حلال کر لیتے تھے - اور اپنی مرضی سے رد و بدل کر لیتے

تھے - اپنی مرضی سے روزے / حج کرتے تھے جب چاہتے تھے کہ

مہینہ میں آئے - وہ مؤخر کر دیں۔

لیواطؤا ← واطأ ← روندنا - موافقت کرنا - یعنی کسی چیز کو

روند کر موافقت پیدا کر دینا - اپنی مرضی کے مطابق

ڈھال لینا۔

Tafseer (25 - 37) Lesson No 102.

25 - 27 ← غزوہ تبوک کے فوائد، ہدایات، شکست پر بات

غزوہ بدر، بنو قریظہ، بنو نضیر، خیبر ← بہت سے مواقع پر مدد دینے سے مراد

فتح مکہ، بہت سے غزوات

رسول ﷺ + مومنین کی فتح پر اللہ رب العزت احسانات یاد

کروا رہے ہیں۔

غزوہ حنین ← فتح مکہ ہو چکی، لوگ بہت اسلحہ بہت زیادہ پھر

کشادہ زمین تنگ ہو گئی۔

غزوہ حنین ← عام لوگ 10,000 ← لشکر مسلمان کا 12,000
فتح مکہ پر 2,000
مسلمان ہونے والے لوگ۔ کفار 4,000 کا لشکر

یہ آیات غزوہ حنین کی فتح / شکست پر روشنی ڈال رہی ہیں

غزوہ حنین

مسلمان ← مال غنیمت کی طرف بھاگ رہے تھے ← زمین تنگ
Death

8 سن ہجری فتح مکہ ہو چکا ← قیس اعلان کے قبائل مشورے کیلئے اکٹھے ہوئے۔ اس میں ثقیف + ہوازن پیش پیش تھے۔ جو کافر قبائل تھے وہ مشورے کیلئے اکٹھے ہوئے کیونکہ اسلام اب پیش پیش تھا۔

محمد ﷺ اپنی قوم کی جنگ سے فارغ ہو چکے ہیں لہذا اب ہماری جنگ سے کوئی سروکار نہیں۔ لہذا کیوں نہ ہم ہی جنگ میں پہل کریں۔

انہوں نے اپنے سپہ سالار کے طور **مالک بن عوف نصری** کو منتخب کیا۔ اور ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ وادی **اوطاس** میں اتر آئے ان کے ساتھ بیوی، بچے، مال، مویشی بھی تھے۔ لشکر میں **درید بن صمہ** بھی تھا جو رائے کی پختگی کیلئے مشہور تھا۔ اس نے بچوں + عورتوں کی آواز سن کر **مالک** سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میں نے سوچا کہ ہر ایک کے پیچھے اس کے مال و متاع کو لگا دوں تاکہ وہ اسکی حفاظت میں لگا رہے۔ اس نے کہا کہ **واللہ** یہی آدمی جب تک کار آمد ہارا تو شرمندہ ہوگا اپنے مال و متاع کی وجہ سے۔

درید نے کہا کہ انہیں واپس بھیج دو۔ مالک نہ مانا۔ اور عورتوں، بچوں کو انکے مال کے ساتھ وادی اوطاس میں اکٹھا کر کے خود اپنے آدمیوں کے ساتھ وادی حنین کی کمین گاہ میں چھپا بیٹھ گیا۔ اوطاس حنین کے بغل میں ہے۔

← **یہ لوگ کیوں اکٹھا ہو رہے تھے؟** - انہوں نے سوچا فتح مکہ ہو چکا ہے۔ بڑی جنگیں بدر، احد، خندق (احزاب) مسلمان اور مشرکین کے درمیان تھیں۔ دوسری طرف یہودی قبائل بنو قریظہ، بنو نضیر ان کا معاملہ بھی صاف ہو گیا۔ اب جو

کفار قبیلے ← ثقیف + ہوازن

طائف کی طرف کچھ قبیلے بچے تھے انہوں نے سوچا کہ مسلمان اب ہمارا رخ کریں گے تو کیوں نہ ہم ہی پہل کر لیں۔ تدبیر یہ کی کہ سب اپنا سارا مال و متاع ساتھ لے کر جائیں۔ تاکہ اگر پیٹھ دکھا کر بھاگنا چاہیں تو نہ بھاگ سکیں۔ آپؐ کو اس سب کا علم ہوا۔ تو آپؐ

6 شوال کو مکہ سے 12,000 ہزار کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے اس موقع پر آپؐ نے **صفوان بن امیہ** سے 100 زرہیں سازوسامان کے ساتھ لیں۔ اور مکہ کا انتظام **عتاب بن اسید** کو سونپا۔ کیونکہ فتح مکہ بغیر کسی جنگ کے ہوا تھا۔ اور سازوسامان تو سارا مدینہ کے پاس تھا۔ راستے میں لوگوں نے بیر کا ایک بڑا سا درخت دیکھا جہاں عرب کے لوگ درگاہ لگاتے، اسلحہ لٹکاتے اور جانور ذبح کرتے اسکو وہ **ذات انوات کہتے تھے** لوگوں نے کہا کہ آپؐ ہمارے لیے بھی ایک ایسا ذات انوات بنا دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ واللہ تم لوگ تو موسیٰ کی قوم کی طرح بات کر رہے ہو کہ ہمیں بھی ایسا بت بنا دیجئے۔ ایسی جگہ پر وہ لوگ مشرکانہ فعل کرتے تھے۔ بعض نے کہا کہ آج تو ہم کثرت میں ہیں تو شکست نہ کھائیں گے۔ آپؐ کو یہ بات گراں گزری۔

شام میں ہو کر ایک سوار نے خبر دی کہ بنو ہوازن عورتوں بچوں مال کے ساتھ آئے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ کل انشاءاللہ یہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہوگا۔

شوال 8 ہجری کو آپؐ حنین پہنچے رات شہر میں داخل ہونے سے پہلے لشکر کو ترتیب دی۔ مہاجرین کا پرچم ← حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ / حضرت مصعب بن عمیرؓ

اوس کا پرچم ← ~~حضیر~~ اسید بن ~~حضیر~~ (حضیرؓ)

خزرج کا پرچم ← حباب بن منذرؓ

پھر آپ ﷺ نے زرہ پہنی - پھر ہراول (پہلے) دستے نے وادی میں اترنا شروع کیا - اُس چھپے ہوئے دشمن کا اندازہ نہ تھا - (اکٹھے) کہ اچانک دشمن ٹڈی دل کی طرح تیروں کی بارش کر دی پھر فرد واحد کی طرح ٹوٹ پڑا - اس سے ہراول دستے میں اضطراب پھیلا آگے والے کے ساتھ پیچھے والے بھی دوڑ نکلے ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔

(جنگی چال کے طور پر یہ کر سکتے ہیں -)

اسکی وجہ سے شکست ہوگئی اس صورت حال سے بعض مشرکین اور نومسلم خوش ہو گئے ابوسفیان نے کہا کہ انکی بھگدڑ سمندر کے پانی سے پہلے نہ رکے گی - صفوان نے کہا کہ آج جادو (بدر کے مقام پر) وہ باطل ہو گیا - ایک اور دیہاتی نے کہا کہ رسول ﷺ اور مدد انکے ساتھیوں کی شکست سن لو - اب وہ اس پر اکٹھے نہیں ہو سکتے -

اس پر مشرک صفوان اور نومسلم عکرمہ بن ابوجہل بگڑ گئے اور اس پر ڈانٹ پلائی دونوں کو -

آپ ﷺ تھوڑے سے انصار و مہاجرین کے ساتھ ثابت قدم رہے اور خچر کو دشمن کی طرف مقابلہ کیلئے ایڑ دے رہے تھے اور کہتے جاتے

انا النبی لا کذب میں نبی ہوں جھوٹا نہیں -

انا ابن عبد المطلب اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں -

ابوسفیان (غزوہ بدر میں تجارتی قافلہ، فتح مکہ میں مسلمان) نے آپ ﷺ کے خچر کی رگام پکڑ رکھی تھی - **حضرت عباسؓ نے لگام تھام رکھی تھی کہ کہیں دشمن کی طرف تیزی سے نہ جائے** - چنانچہ آپ ﷺ خچر سے اتر گئے - آپ ﷺ نے دعا + مدد مانگی اللہ رب العزت سے -

حضرت عباسؓ کو حکم دیا جنکی آواز خاصی اونچی تھی کہ آپ ﷺ کے صحابہ

کو آواز دیں۔ حضرت عباس رض نے پکارا اور اپنی آواز سے وادی کو بھر دیا۔ کہنے لگے۔

بیعت رضوان - صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک درخت / شجر کے نیچے کہ ہم حضرت عثمان رض کی شہادت کا بدلہ لیں گے۔ حالانکہ وہ شہید نہ ہوئے تھے انکی شہادت مشہور ہو گئی تھی آپ کا ہاتھ اوپر تھا سے جو کہ اللہ کا ہاتھ تھا۔

اے شجرہ والو! اے سورہ بقرہ والو! اے مہاجرو والو! اسطرح پکارا۔ وہ یہ سن کر اسطرح موڑے جیسے گائے اپنے بچوں پر واپس آتی ہے۔ وہ لبیک کہتے واپس آ گئے۔ اسطرح جب ۱۰۰ کے قریب لوگ ہو گئے تو آپ نے لڑائی شروع کر دی۔ پھر انصار کی پکار شروع ہوئی۔

ادھر مسلمانوں کا ایک دستہ پہ دستہ آتے چلے گئے اور وہ لڑتے چلے گئے۔ کچھ لوگ بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوتے ہیں۔ انکا اجر عام لوگوں جیسا نہیں ہوتا۔ وہ لوگوں کی ہمت بلند کرتے ہیں۔ ایک بڑی جماعت جمع ہو گئی۔ اللہ رب العزت نے اپنے رسول اور مومنین پر سکینت اتاری۔ مسلمانوں نے پلٹ کر حملہ کیا۔ اور دھواں دھار جنگ شروع ہو گئی۔

آپ نے مٹھی بھر مٹی انکے منہ پر ماری اور فرمایا **شاھت الوجوہ** چہرے بگڑ جائیں۔ انکی آنکھیں مٹی سے بھر گئیں پھر انکا کام بگڑتا چلا گیا۔ یہاں تک وہ بھاگ نکلے انکو ساری رات بھگائے رکھا۔ عورتیں بچے اور کچھ فوجیوں کو پکڑ لیا۔ **اس دن خالد بن ولید رض کو** بہت سے زخم لگے۔ رسول ﷺ کی عنایت دیکھ کر **بہت سے مشرکین مسلمان ہو گئے۔**

مشرکین سب بھاگے تو تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔

سب سے بڑا گروہ ← طائف کی طرف ، دوسرا گروہ ← نخلہ
تیسرا گروہ ← اوطاس میں ، آپ ﷺ نے ابو موسیٰ عشری رضی اللہ عنہ کے چچا
عامر عشری رضی اللہ عنہ کو صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ بھیجا انہوں
نے دشمن کو شکست دی اور مال غنیمت پر قبضہ کر لیا۔
ابو عامر عشری رضی اللہ عنہ خود اس معرکے میں شہید ہو گئے۔ اور انکی
جگہ ابو موسیٰ عشری رضی اللہ عنہ نے سنبھالی اور کامیاب لوٹے۔
دوسری جماعت مسلمانوں کی نخلہ میں مشرکین کو جا لیا اور **درید بن سمع کو قتل
کر دیا۔** رسول ﷺ نے مال غنیمت + قیدیوں کو جمع کرنے کا حکم دیا۔

اونٹ 24,000 بکریاں 40,000 سے زائد
چاندی 4,000 اوقیہ یعنی ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم
عورتیں + بچے 6000 ہزار سے زائد۔

ان سب کو جعرانہ میں جمع کر کے حضرت مسعود بن عمر کو نگران
بنا دیا۔

پھر آپ ﷺ نے طائف کا رُخ کیا اور راستے میں مالک بن عوف کے
قلعہ سے گزرے تو اُسے ڈھانے کا فیصلہ کیا۔ **طائف پہنچ کر
پتہ چلا کہ دشمن 1 سال کی خوراک لے کر قلعہ بند ہو چکا
ہے تو انکا محاصرہ کر لیا گیا۔** بہت سے مسلمانوں قریباً محاصرہ
کے وقت طائف کے تیروں سے زخمی ہو کر اُٹھے اور جہاں آج
طائف کی مسجد ہے وہاں پڑاؤ ڈالا۔ **مسجد طائف**

★ دشمن کو بھگا دینے کیلئے کئی تدبیریں کیں لیکن کوئی کام نہ آئی۔
حضرت خالد بن ولید روز جنگ کی دعوت دیتے۔ کوئی حل نہ
ایک گروہ قلعہ کی دیوار سے نقب لگانے کو پہنچا تو دشمن نے لوہے کے
جلتے ٹکڑے پھینکے جس سے وہ واپسی پر مجبور ہو گئے۔ **دیوار
میں سوراخ نہ کر سکے۔**

انکے کھجور + انگور وغیرہ کے درخت کاٹنے لگا تو خدا کی قسم دے کر چھڑوا لیا۔ پھر آپؐ کے منادی اعلان کیا۔ کہ جو غلام قلعے سے اُتر کر ہمارے پاس آجائے وہ آزاد ہے ایسے میں 23 غلام اُتر کر آ گئے۔ انہی میں ابوبکرہؓ بھی تھے جو قلعہ کی دیوار پر چڑھ کر چرخہ جس سے پانی کھینچا جاتا تھا لٹک کر پہنچا آئے۔ اس لیے انکی کنیت آپؐ نے بکرہ رکھ دی جو عربی میں چرخے کو کہا جاتا ہے۔ قلعہ والوں کا غلاموں کے لیے کرنے پر افسوس ہوا۔

کچھ روایات کے مطابق محاصرہ 20 دن رہا یاں 2 مہینہ گزر گیا۔
رسول ﷺ نے نوفل بن معاویہؓ سے مشورہ کیا۔ اس نے کہا لومڑی اپنے گھر میں گھس گئی ہے ٹھہرے رہیں تب بھی کچھ نہ ہوگا چلیں جائیں تو بھی آپکا کچھ نہ بگاڑ سکے گی۔ آپؐ نے یہ سن کر کوچ کا اعلان کیا۔ بعض نے کہا کہ انکو بددعا دیں تو آپؐ نے فرمایا۔
یا اللہ! ثقیف کو ہدایت دے اور مسلمان بنا کر لے آ۔

آپؐ نے کبھی اپنے دشمن کیلئے بھی بد دعا نہ کی بلکہ ہدایت کی دعا دی اور حسن سلوک کریں۔

• پھر آپؐ جعرانہ واپس آ گئے 10 اور دس دن تک انتظار کیا۔ مال غنیمت نہ بانٹا کیونکہ آپؐ کو انتظار تھا کہ ہو سکتا ہے قبیلہ ہوازن توبہ کر کے واپس آجائے اور اپنے مال + قیدی واپس لے جائیں۔ پھر آپؐ نے غنیمت سے خمس نکالا اور کمزور دل والوں کو دیا اور جو لوگ ابھی کافر تھے انکو دیا تاکہ انکا دل اسلام کیلئے نرم ہو جائے۔ (نئے مسلمان) / کافروں کے سپہ سالار ابوسفیان کو 40 اوقیہ چاندی (ایک اوقیہ = 400 درہم) 100 اونٹ دیئے۔ اور اتنا ہی اُسی کے بیٹے + معاویہ دونوں بیٹوں یزید کو دیا۔ ان سب کو تالیف قلب کیلئے دیا۔ سفیان بن امیہ کو 300 اونٹ دیے۔ حکیم بن حزام، حارث بن حارث بن کلدہ، عیینہ بن حصن، اقرع بن حابس، عباس بن مرداس

علقمہ بن علاثہ، مالک بن عوف، علی بن حارثہ، حارث بن ھشام،
جویریہ بن حکم، سہیل بن عمرو، حویطہ بن عبد العزیٰ ان سب کو
100، 100 اونٹ دیے۔

کچھ اور کو 50 اونٹ دیے۔ **یہاں تک کہ مشہور ہو گیا کہ محمدؐ تو اس طرح بے دریغ عطیہ دیتے ہیں کہ اپنے تو فقر کا اندیشہ ہی نہیں رہتا۔** چنانچہ بدو آ کر آپؐ پر ٹوٹ پڑے اور آپؐ کو درخت کے ایک طرف سمٹنے پر مجبور کر دیا اور آپؐ کی چادر چھین لی۔ آپؐ نے کہا۔

"میری چادر دے دو۔ خدا کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تہامہ کے درخت جتنے میرے پاس چوپائے ہوتے تو میں انہیں بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا۔ پھر تم مجھے نہ بخیل پاتے نہ بزدل نہ جھوٹا۔

پھر آپؐ نے اونٹ کی کوہان سے کچھ بال لیے اور فرمایا میرے لیے تمہارے مال فئے میں سے کچھ بھی نہیں۔ حالانکہ بال جتنا بھی نہیں صرف خمس ہے جو تم ہی پر پلٹا دیا گیا ہے۔ لہذا سوئی + دھاگہ تک واپس لوٹا دو۔ کیونکہ خیانت کرنا قیامت کے دن آگ + رسوائی ہے!!

اسکے بعد لوگوں نے جو چیز معمولی سمجھ کر لی تھی وہ بھی واپس کر دی۔ اسکے بعد آپؐ نے **زید بن ثابتؓ** کو مال غنیمت تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ غنیمت میں خمس نکالنے کے بعد ایک شخص کے حصے میں جو آیا وہ تقسیم کر دیا۔ **ایک آدمی کا حصہ**

⟵ (ڈیڑھ اونٹ، ڈھائی بکری، 15 درہم، ایک قیدی کا 1/3 حصہ)

اب اگر ایک آدمی کو 15 درہم دے کر کوئی ایک چیز دی جائے تو اسکے پاس صرف 4 اونٹ آئیں گے، 40 بکریاں یا ایک قیدی کا 2/3 حصہ

★ تقسیم جاری تھی کہ انصار کو آپ کے فعل پر حیرانگی ہوئی کہ آپ نے **مؤلفۃ قلوب** کو انداز سے بڑھ کر عطیہ میں بہت سا کچھ دے دیے اور انصاریوں کو کچھ بھی نہ دیا۔

جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔

بعض نے کہا کہ آپ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نہیں دیا۔ یہ بات انصار کے رئیس **حضرت سعد بن عبادہ** رضی اللہ عنہ نے آپ تک پہنچائی۔

آپ نے صرف انصار کو جمع کر کے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور اللہ کا اپنے اور آپ پر احسان کا ذکر کیا۔

آپ ﷺ کی تقریر

تم لوگ اپنے جی میں دنیا کی ایک حقیر سی گھاس کے لیے اداس ہو گئے۔ جس کے ذریعے میں نے لوگوں کا دل جوڑا تھا تاکہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ اور تم کو تمہارے اسلام کے حوالے کر دیا تھا۔ اے انصار! تم ان لوگوں سے بہتر نہیں کہ وہ اونٹ، بکریاں لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ساتھ اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں ہوتا۔ اگر سارے لوگ ایک راہ چلیں اور انصار دوسری۔ تو میں بھی انصار کی راہ پر ہی چلتا۔ اے اللہ! انصار پر رحم فرما۔ انکے بیٹوں پر انکے پوتوں پر۔ لوگ زار و قطار رو پڑے اور واپس آ گئے اور آپ ﷺ بھی واپس آ گئے۔ اور **انصار اللہ + اسکے رسول ﷺ سے راضی ہو گئے۔**

کیونکہ محمد ﷺ کے مکہ سے نکلنے پر انصار نے مدد کی۔

★ مال غنیمت کی تقسیم آخری مراحل میں تھی کہ **ہوازن کا وفد آگیا** **انکا رئیس ظہیر بن سلب تھا!** انہوں نے اسلام قبول کیا اور بیعت کی۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے جنکو قید کیا ہے ان میں مائیں، بیٹیں، خالائیں، پھوپھیاں ہیں اور یہی کسی قوم کی رسوائی کا باعث بنتی ہیں۔ پھر شعر پڑھا۔

CS CamScanner

← کیونکہ وہ رضاعی ~~بہن~~ رشتہ دار تھے کیونکہ بی بی حلیمہ کا تعلق طائف سے تھا۔ اگر قیصر و کسریٰ کو کہتے تو وہ بھی ہم پر رحم کھاتے۔

کہ ہم پر رحم ~~کیا جائے~~ کی دیجئے آپ ایسی آدمی ہیں جن سے امیدیں وابستہ ہیں اور آپ کے کرم کا انتظار ہے۔ آپ ان عورتوں پر احسان کیجئے جن کا دودھ آپ پیتے تھے جب منہ دودھ کے موتیوں سے بڑھ جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور مزید اشعار پڑھے۔

← آپ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ پسند ہے میرا قیدی + مال میں سے کسی ایک کو چن لو۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں خاندان کی زیادہ اہمیت ہے ہماری عورتیں اور بچے ہمارے حوالے کردیں۔ ہم آپکو بکری اور اونٹ پر کچھ نہ کہیں گے۔

پھر آپ نے فرمایا میں ظہر کی نماز ادا کرلوں تم لوگ بھی اٹھ جاؤ اور اپنے دین کا اظہار کرو۔ اور کہو کہ ہم تمہارے دینی بھائی ہیں۔ اور ہم آپ کو مسلمانوں کی جانب سے اپنا سفارشی ~~خط~~ بناتے ہیں اور مال غنیمت واپس لے لو۔

آپ نے یہ اس لئے کہا کیونکہ مال غنیمت تقسیم ہو چکا تھا تو آپ نے کہا کہ نماز پڑھو۔ اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کرو۔ مجھے اپنا سفارشی بنا کر مسلمانوں صحابیوں سے قیدیوں کی واپسی کا کہو انہوں نے ایسا ہی کیا۔

* پھر آپ نے جواب میں فرمایا کہ میرا اور بنو عبد المطلب کا جو حصہ ہے وہ تمہارا ہے میں ابھی اُن سے پوچھ لیتا ہوں۔

اس پر مہاجرین و انصار نے کہا کہ ہمارا حصہ بھی آپ کا ہے البتہ بعض اعراب سے عیینہ بن حصن، اقرع بن حابس، عباس بن مرداس نے انکار کیا۔

ورنہ واپس تو بہرحال دے دے

* آپؐ نے کہا جو خوشی سے دے دے اچھا ہے، البتہ ضرور دے دے۔

اور آئندہ جو مال فے ملے گا اس میں ایک حصے کی بجائے چھ حصے دیں گے۔ اس کے بعد عیینہ بن حصن کے علاوہ سب نے بخوشی واپس کر دیا۔

چھ ہزار قیدی واپس کر دیے ساتھ ایک ایک چادر بھی دی۔

سب کے بعد ایک آدمی کے حصے میں دو اونٹ یا بیس بکریاں آئی تھیں۔

* اس معاملے بہت مشکل حالات آئے ہیں کہ ایک طرف آپؐ کے رضاعی خاندان والوں نے آکر اسلام قبول کر لیا اور دوسری طرف مال غنیمت بھی سارا تقسیم ہو گیا پھر بھی آپؐ نے سارا معاملہ مجاہدین پر چھوڑ دیا۔

* آپؐ نے جو تمام صحابہ کو جمع کر کے اس کی حمد و ثنا کر کے خطبہ کیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں۔

کہا کہ تمہارے بھائی تائب ہو کر آگئے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ میرے مال واپس کر دو۔ جو خوشحالی سے دے دے وہ احسان کر دیا۔ جو نہ دینا چاہے وہ بھی بہرحال دے دے آئندہ مال فے میں زیادہ حصہ دیا جائے گا۔ بہت سی آوازیں اٹھیں۔ پھر آپؐ نے کہا کہ میں نہیں جانتا کون اپنی رضا سے دے رہا ہے اور کون نہیں۔ لہذا ہر خاندان کا سربراہ اپنے قبیلے/خاندان کی رائے معلوم کرے کیونکہ 12 ہزار کا

لشکر تھا۔ اور یہ تو انکا حق تھا جو اسلام کی طرف سے ملا تھا اس میں زبردستی نہیں کر سکتے آپ۔
اور دوسرا اسلام کے کاموں میں آپ لوگوں کو شرم دلا کر، یہاں زبردستی نہیں کروا سکتے نہ کروانا چاہیے۔

فارغ ہونے پر
پھر آپ نے مال غنیمت کی تقسیم مکمل کر کے۔ عمرہ کیلئے احرام باندھا۔ یہ عمرہ جارانہ ہے۔ اور فارغ ہو کر مدینہ واپسی کی راہ لی اور ~~ذی~~ ذیقعدہ میں چھ دن رہ گئے تھے جب آپ واپس مدینہ پہنچے۔

25 ← غزوہ حنین وہ واحد غزوہ ہے جس میں مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد تھی 12000 لشکر۔
پھر بھی قبیلہ ہوازن کے تیر اندازوں نے مسلمانوں کا رخ پھیر دیا۔
اور انکا لشکر تتر بتر ہوا کس وجہ سے؟

ہمیشہ اللہ کی نصرت پر یقین رکھیں۔ ہمیشہ عاجز رہیں۔
جب آپ غرور میں آتے ہیں تو کام خراب ہوتے ہیں جب آپ خود کو سب expert کر سمجھتے ہیں۔

ہمیشہ اللہ سے دعا کریں کہ یا اللہ فلاں کام میں ہمیں کامیاب کر دینا

غزوہ حنین کی ابتدائی شکست تھوڑے غرور کی وجہ سے ہوئی۔

سورۃ انفال آیت نمبر 45، 46، 47

جب کسی گروہ سے مڈ بھیڑ ہو تو ثابت قدم رہو۔

26 ← سکینت یہ تھی ← جب ابو سفیان نے آواز لگائی تو سب جمع ہوتے گئے۔ قدم جمتے گئے۔ مضبوطی سے صحابہ کا مسلمانوں کا جمنا۔

CamScanner

وہ لشکر جو منظر میں آئے ← فرشتوں کی غیبی افواج کا آنا۔ انکے قدم جمائے رکھنا۔ انکو ڈھارس بندھانا۔

27 ← وہ لوگ جو کفر پر ڈٹے رہے۔ انکو شکست بھی ہوئی۔ پھر کفر کی وجہ سے سزا بھی۔

اور **قبیلہ ہوازن** کے وہ لوگ جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا انکو معافی بھی نصیب ہو گئی اور توبہ کی توفیق بھی مل گئی۔

Do Not lose Hope.

توبہ کی توفیق بھی اللہ کے فضل سے ہوتی ہے۔ جسے اللہ چاہے۔

← **فتح مکہ کے موقع پر** بہت کم لوگوں کو توبہ کی توفیق ملی۔

← آپ ﷺ درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے۔ کافر نے تلوار اٹھائی تھی اور اسکو بھی اللہ نے توبہ کی توفیق دے دی تھی

28 ← مشرکین ناپاک اور نجس ← سورۃ کے شروع میں اعلان برأت مشرکوں کے بارے میں ہے۔ کہ یہاں تو ان سے معاہدہ توڑ دیے جائیں یہاں محدود کر دو۔ لیکن **ایک سال بعد کوئی مشرک حدود حرم میں داخل نہیں ہو سکتا۔**

عقیدہ، طور طریقے ← ظاہری/باطنی دونوں لحاظ سے ناپاک

زیادہ تر مفسرین کی رائے کے مطابق اس سے مراد ہے مسجد حرام۔

امام ابو حنیفہؒ ← اس سے مراد حج، عمرہ اور جاہلیت کی رسمیں ادا کرنے وہ حدود حرم میں داخل نہیں ہو سکتے۔

امام شافعیؒ ← مسجد حرام میں جا ہی نہیں سکتے۔

امام احمدؒ ← یہ مسجد حرام کے علاوہ دوسری کسی مسجد میں نہیں جا سکتے

جمہور مفسرین کے مطابق یہ رائے درست نہیں کیونکہ آپ ﷺ

CamScanner

نے خود اپنے مسجد نبوی میں آنے کی اجازت دی تھی۔

مسجد حرام + اسکی حدود سے میں مشرک داخل نہیں ہو سکتے۔

تجارت کی طرف اشارہ ← کیونکہ جب کافر / مشرک داخل ہی نہیں ہوں گے تو تجارت نہیں ہوگی۔ تو مالی **مشکلات** پیش آسکتی ہیں۔ کیونکہ **حج + عمرہ** میں تمام مشرک آتے تھے اور کافی تجارت ہوتی تھی۔

اللہ رب العزت نے اپنا کیا وعدہ پورا کر دکھایا۔ ~~...~~ مسلمانوں کو بہت سی فتوحات نصیب ہوتی اور بہت سا مال غنیمت ملا۔ سارا مکہ مسلمان ہو گیا۔ بہت سی تجارت ہوتی۔ بہت مالدار ہو گئے۔

یوسف اسلام ← مساجد کو visit کیا تھا اور مسلمان ہو گئے۔ مساجد میں صفائی و ستھرائی کا دھیان رکھیں۔ اچھی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں۔

29 ← مشرکین سے جہاد کی (4) وجوہات بتائی گئیں ہیں۔ اہل کتاب میں اُن لوگوں سے بھی جہاد جو یہ چار وجوہات رکھتے ہیں۔

عام طور پر اہل کتاب پر تلوار اٹھانا حرام تھا۔

ابی بن حاتم ← عیسائی تھے اور مسلمان ہو کر آپؐ سے سوال کیا کہ ایسا کیوں کہا اللہ رب العزت نے اہل کتاب کے بارے میں کہ انکے علماء + درویش غلط کرتے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا کہ جو علماء نے حرام قرار دیا ہیں تم حرام مانتے ہو اور جو حلال قرار دیا ہیں حلال مان لیتے ہو۔

انہوں نے کہا تھا کہ ایسا تو ہے۔ کیا بس اسی لیے ایسا کہا جاتا ہے کہ تم نے انکو خدا بنا لیا ہے۔

حلال کو حرام بنا لیا۔ حرام کو حلال بنا لیا۔

سود

جزیہ دینا ← اپنی طاقت پہ غلبہ پا کر جزیہ دینا اور چھوٹ کر دینا۔ یہ مسلمان حکومت کی طرف سے ذمیوں کے لیے احسان ہے انکی جان و مال کی حفاظت کا۔

اہل ایمان بڑے ہیں ← جو اللہ کا حکم مانتے ہیں۔

جزیہ غیر مسلموں میں ان سے لیا جاتا ہے جو جنگ کرنے کے قابل ہوں جو قابل نہ ہوں تو وہ جزیہ نہیں دیتے۔ ساتھ ہی انکی مالی حالات کو مدِ نظر دیکھ کر لیا جاتا ہے۔

* حضرت سفیان کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے پوچھا کہ شام کے کافروں سے جزیہ سالانہ چار دینار لیے جاتے ہیں اور یمن کے کافروں سے سالانہ دو دینار ۔ تو انہوں نے کہا کہ شام کے کافر بہت مالدار ہیں۔

عمر فاروقؓ جزیہ لیتے وقت دو باتوں کا خیال رکھتے تھے۔

* جزیہ کی شرح ایسا ہو کہ ہر کوئی آرام سے ادا کر سکے۔
* اعراق کی مفتوح زمین پر خراج کی تعین زمین پر جب حضرت حذیفہ حضرت عثمان جیسے اکابر صحابہ کو مقرر کیا تھا جو اس فن کے ماہر تھے۔ تو جب کام ہو گیا تو آپؓ نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم نے تشخیص جمع میں اعراق کے خراج کے اصحاب میں کوئی سختی تو نہ کی۔

آپؓ ۱۰ قوفہ سے ۱۰ بصرہ سے لوگوں کو بلاتے اور چار دفعہ شرعی قسم دلا کر پوچھتے کہ رقم کی وصولی میں کوئی سختی تو نہیں کی گئی۔

آپ نے + ... دونوں سے پوچھا تھا۔

* مغیرہ بن شعبہ نے جنگ کے مقام قصر کسریٰ کے سپہ سالار سے کہا کہ ہم عرب لوگ بھوک کی وجہ سخت سختی میں تھے۔

ھلاک کی وجہ سے بچھڑے + جو کھجور کی گٹھلیاں پوجا کرتے تھے۔

پوشاک پہنتے تھے ۔۔ درخت / پتھروں کی پوجا کرتے تھے - پھر اللہ

نے ہم میں ایک نبی کو مقرر کیا۔ جس نے ہمیں یہ پیغام دیا ہاں

ایک اللہ کی عبادت کرو - ہاں جزیہ دو - جو شخص قتل

ہو گیا اللہ کی راہ میں وہ ایسی جنت میں رہے گا۔ جزیہ کب دیا

جاتا ہے

شام کی فتوحات میں

حضرت ابو عبیدہؓ کو حمص سے واپس جانا پڑا بعض جنگی مقاصد میں۔ اس وقت آپ نے ذمیوں کو بلا کر کہا۔

کہ اب ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے۔ تو اس لیے ہم تمہیں جزیہ

واپس دیتے ہیں ۔ کئی لاکھ جو رقم جزیہ میں لی تھی واپس

لے دی - **عیسائیوں پر** اتنا اثر ہوا کہ رو دیتے جاتے تھے اور

کہتے تھے کہ اللہ تمہیں واپس لائے - **اور یہودیوں** پر اتنا اثر

ہوا کہ تورات کی قسم کھا کر کہا کہ جب تک ہم زندہ ہیں

قلعہ حمص پر قبضہ نہیں کر سکتا - یہ کہہ کر شہر پر پہرے

بٹھا دیے اور چوکی کا دروازہ بند.

یہ حضرت عمر فاروقؓ کا زمانہ ہے انہوں نے فتوحات اللہ کیلئے کی تھیں نہ کہ مال کیلئے۔

30 ← اہل کتاب سے جہاد کیلئے کہا جا رہا ہے — **غزوہ تبوک** کی

تمہید ہے۔

← 100 سال موت دے کر زندہ کیا یہ تب پوتھیاں بہہ گئے - تورات لکھوائی اپنی یادداشت

حضرت عزیرؑ نے دین کی تجدید کی تھی - حضرت عثمانؓ کے بعد۔

جب بنی اسرائیل پر زوال آیا تھا - تورات بالکل ہی گم ہو گئی

تھی - **یہودیوں نے انکی اتنی تعظیم کی تھی کہ اللہ کا بیٹا بنا دیا۔** اہل کتاب اپنے منہ سے ایسی بات نکال کر دین کو

خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بھی شرک کر رہے ہیں

عزیر کو ابن اللہ کیوں کہا ← بعض دفعہ عذاب ← آسمان ← 40 سال نبوت ← تورات کو دوبارہ لکھوایا۔
← فلسطین ← یہودی آباد ← یہ تباہ ہوگئے انکی کتابوں کو جلادیا۔ کچھ لوگ کو قید کر کے لے گیا تھا۔ کچھ سال بعد رہا کیا۔ حضرت عزیرؑ ← گوھا ← بنی اسرائیل اپنی زبان بھول چکے تھے۔

جیسے مشرکین نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا شرک کیا اور جنگ کی مسلمانوں کو + دین کو تباہ کرنے نکلے۔

31-35 ← یہود و نصاریٰ کے علماء، عباد و زاھد لوگ انکی گمراہیاں انکے کفرانہ عمل کا ذکر ہے بیان۔

31 ← انکو ایک خدا کی بندگی کا حکم تھا۔ لیکن انہوں نے اپنے علماء + عیسیٰ کو اپنا خدا بنا دیا۔

* سود کو حلال کر دیا۔ جسکو دل کیا حرام کر دیا۔

32 ← جس طرح سورج / چاند کی روشنی کو بجھانا ناممکن ہے اسی طرح اللہ کا نور بجھانا بھی ناممکن ہے۔

آپ نے فرمایا تھا کہ اگر میرے ایک ہاتھ پر سورج دوسرے پر چاند بھی رکھ دیں تب بھی میں دین اسلام سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔

33 ← اللہ نے رسولؐ کو دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ تمام لوگوں پر دین حق کو ظاہر کر دیں۔

الھدیٰ ← قرآن + معجزات جس کے ساتھ آپؐ کو دے کر بھیجا گیا۔

عربی میں دین کے معنی ← نظام زندگی۔ رسولؐ کا طریقہ تمام پرانے طریقوں پر غالب۔

اب ہم سب کو چاہیے کہ دین کو علمی عملی لحاظ سے ظاہر کریں۔

34 ← اللہ کی کتاب کو بیچ کر کھاتے تھے۔

آیت ← آیتوں کو ؟ دنیا رشوت لے کر

جب یہ آیتیں نازل ہوئیں تو صحابہ بہت پریشان ہوگئے کہ ہم تو مارے گئے۔

آگ زکوۃ کا حکم آنے والا ہے۔

← حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ یہ زکوۃ کے حکم سے پہلے کا حکم ہے۔ اسکے بعد زکوۃ کے حکم سے مال کی طہارت کا ذریعہ بنا دیا۔ اسی لیے علماء فرماتے ہیں جس مال سے زکوۃ ادا کر دی جائے تو وہ قرض نہیں ہے اور اگر نہ ادا کی جائے تو وہ قرض ہے۔

کنز سے مراد وہ مال جو جمع کیا ہے پر کبھی زکوۃ ادا نہیں کرتے۔ وراثت کا مال جس میں وارثوں کو اسکا حق دیا جائے تو وہ کنز نہیں ہے۔ وگرنہ وہ ~~قرض~~ کنز ہے۔

35 ← زکوۃ ← اسکے جو فرض ہے۔ اسکے علاوہ بھی مال میں سے انفاق کریں۔

اللہ کی راہ سے ہٹ کر مال جمع کرنا۔ جسکی دو وجوہات ہیں۔
دنیاداری کیلئے۔ اسے بہت امیر و کبیر سمجھا جائے۔

بخیل اپنی اپنی جگہوں کو تو آرام دینا چاہتا ہے۔
پیشانی، پہلو، ڈبز

← آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا مال اسکی زکوۃ ادا نہیں کرتا قیامت والے دن اسکے مال کو آگ کی تختیاں بنا دیا جائے گا جس سے پہلو پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا۔ اور وہ دن 50 ہزار سال کے برابر ہوگا اور جب تک تمام لوگوں کا فیصلہ نہیں ہو جائے گا اسکو اسکے ساتھ ہی کیا جائے گا۔ اسکے بعد جنت / جہنم میں لے کر جایا جائے گا۔

(بخاری + مسلم)

بگڑے مسلمان، بگڑی قوم

36، 37 ← زمانہ جاہلیت میں عربوں کی ایک رسم "رسم بد" جو کہ ٹھیک نہ تھی اور مسلمانوں کو اس سے بچنے کا کہا گیا ہے۔

36 ← قمری مہینوں کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔ یہی قمری مہینے آفاقی، کائناتی، فطرتی ہیں۔

12 مہینوں میں سے (4) مہینے حرمت والے۔

چاند کا ہلال بن کر طلوع ہونا - قمری بننا + مکمل ہونا پھر زوال آنا۔

عرب کے لوگ نسیء کی خاطر ← مؤخر کرنا۔ پیچھے کرنا۔ ہٹانا۔

یہ لوگ نسیء کی خاطر مہینوں کی تعداد 13 یا 14 بنا لیتے تھے پورا کی جائے۔

تاکہ جس ماہ احرام کو انہوں نے حلال کر لیا ہے اسکو اس میں ڈال سکیں۔

عرب کے لوگوں کو پتہ تھا کہ حرمت والے مہینے میں جنگ کر کے حرمت توڑ دیتے اور اگلے مہینے کو خود حرمت والا مقرر کر دیتے۔

محرم میں جنگ کر کے - صفر کو حرمت والا بنا لیا۔

دین صرف نماز - روزہ - زکوۃ نہیں ہے۔ دین قمری کے ساتھ ہے نا کہ شمسی کے ساتھ۔

یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ایک ہی موسم میں روزے چاہیں۔ ایک ہی موسم میں حج چاہیں۔

انسان کے بنائے ہوئے Calender میں ہر دن مقرر رکھا گیا ہے - Mother's day, Thanks giving day etc لیکن ہمارے اسلام میں تو سب دن ایسے یہ کام کر سکتے ہیں۔

دین قیمہ ← یہی دینی کلینڈر ہے۔ بے وقت کاشتکاری سے ذرائع خوراک، بے وقت روزے - وغیرہ سارا نظام بگڑ جاتا ہے۔

نسیء کا قانون ← سورۃ توبہ 36، 37

جیسے مشرکین سب اکٹھے ہو کر + مفادات اپنی طرف دیکھ کر حرمت والے مہینوں میں لڑتے ہیں تو تم بھی لڑو۔ تو تم بھی جنگ کرو سب مل کر۔

37 ← نسیء کیا ہے؟ ← کفر میں مزید زیادتی۔ مزید ایک کام ان کا۔ کافر لوگ گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔
ایک سال ایک مہینے میں وہ جنگ کرتے۔ دوسرے سال اسی مہینے کو بدل دیتے تاکہ اللہ کے حرام کیے مہینوں کی تعداد کو پورا کر دیں۔ اللہ کی طرف سے حرام کیے گئے مہینوں کو حلال کر دیں۔

1 مہینے کا اضافہ کرتے تاکہ اپنی مرضی کے موسم میں حج کریں۔

2 3 سال تک حج قمری مہینے کی مقررہ مہینوں کی بجائے وہ اپنی مرضی سے کرتے رہے۔

حجۃ ← جو نتیجہ اس سال میں اصل مقام پر یعنی 9،10 ذوالحج کو حج کرتے۔

اس لیے آپؐ نے فرمایا۔ کہ زمانہ گھوم گھام کر اسی اصل حالت میں آ گیا ہے جیسے کہ جب اللہ نے زمینوں و آسمان کو تخلیق کیا تھا۔ سال 12 مہینوں کا ہے۔ (4) مہینے حرمت والے ہیں۔ جس میں 3 مسلسل آتے ہیں اور چوتھا رجب ہے۔

وہ نسیء جنگ + حج کیلئے کرتے تھے اور اسلام میں یہ حرام ہے۔ اور یہ اللہ کے قانون سے بغاوت تھی انکی اصحاب سبت کی طرح۔ جب اہل ایمان بے لذت موسم میں روزے رکھتے، حج کرتے ہیں تو یہ انکی فرمانبرداری ہے۔ اللہ کی بندگی ہے۔

CamScanner